محرم ۱۴۴۶ھ
جولائی ۲۰۲۴ء

ماہنامہ

برکاتِ اکابر

کراچی

جلد ۲
شمارہ ۱۱

خانقاہ غرفۃ السالکین کراچی کا ترجمان

از فیضان

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ برکاتِ اکابر

غرفۃ السالکین مسجد اختر C-96 نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ 2 گلستانِ جوہر، بلاک 12، کراچی، پاکستان
www.HazratFerozMemon.org | فون: 021-34030643-44

اصلاحی مجالس کی ترتیب

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفتہ وار بیانات	جمعرات	جمعہ	اتوار
	مرکزی بیان	جمعۃ المبارک بیان	دینی و اصلاحی بیان
	مغرب تا عشاء	12:30 دوپہر	11:30 دوپہر

روزانہ مجالس: بعد فجر | بعد عشاء

دورۃ القرآن الکریم وعلومہ
ہر جمعۃ المبارک صبح 7 تا 9

خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا مفتی حافظ محمد فرحان فیروز میمن صاحب مدظلہ

ہفتہ وار درسِ قرآن
اتوار بعد ظہر (نماز 1:15 بجے)

روزانہ مجلس
بعد عصر

اصلاحی مکاتبت اور مجالس کے لئے

مسجد اختر C-96 گلستانِ جوہر بلاک 12 نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2 کراچی

پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: 021-34030643-44

خواتین کے لیے بیان سننے کا انتظام: مرکزِ تربیتِ خواتین B-41 سندھ بلوچ سوسائٹی، میں
صرف **جمعرات بعد مغرب** اور **اتوار** صبح 11:30 ہے!

Click to Install
موبائل ایپ
Ghurfa
Mobile App

ویب سائٹ: www.HazratFerozMemon.org
ای میل: Ask@HazratFerozMemon.org
تمام بیانات ویب سائٹ پر LIVE سنے جاسکتے ہیں

ماہنامہ

برکاتِ اکابر کراچی

خانقاہ غرفۃ السالکین کا ترجمان

مُحرّم ۱۴۴۶ھ / جولائی ۲۰۲۴ء

از فیضان

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صدیقِ زمانہ، قلندرِ وقت حضرت اقدس شاہ سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ببرکتِ دعا

ترجمانِ اکابر، شیخ الحدیث، شیخ العلماء عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد المتین صاحب دامت برکاتہم

سرپرست

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

حضرت حافظ ڈاکٹر شفقت عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

مدیر

حضرت مولانا مفتی فرحان فیروز میمن صاحب مدظلہ

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ

غرفۃ السالکین C-96 گلستانِ جوہر بلاک 2، نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2، کراچی

پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: 34030643 021 92+

HazratFerozMemon.org | Barkaat-e-Akabir@Ghurfa.org

ترتیب

اداریہ: تم سے کس نے کہا دُعا نہ کرو .... (۵)

مضامینِ قرآن

خزائن القرآن: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ .. (۷)

مضامینِ حدیث

خزائن الحدیث: شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... (۹)

اشعارِ معرفت

حضرت شیخ پھولپوری کی شانِ عاشقانہ ..... شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ...... (۱۱)

اشعارِ عارفانہ کی تشریح الہامی: صدیقِ زمانہ حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... (۱۲)

ملفوظاتِ اکابر

ملفوظات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... (۱۴)

ملفوظاتِ حرم: محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ .... (۱۶)

پردیس میں تذکرۂ وطن: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... (۱۹)

صراطِ مستقیم اور اتباعِ اکابر: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد المتین بن حسین صاحب دامت برکاتہم .... (۲۲)

مضامین و منتخبات

اس دور کا عظیم فتنہ: اسمارٹ فون: عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم ..... (۲۵)

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... (۲۹)

متفرقات

شرعی مسائل کا حل .... مرکز الافتاء والارشاد، مدرسہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، گلستانِ جوہر کراچی... (۳۲)

تربیتِ طالبین خدا: (اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات) .... (۳۴)

خانقاہ غرفۃ السالکین کے شب و روز .... (۳۶)

مفتی محمد یوسف عباس صاحب
(استاذ مدرسہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ گلستانِ جوہر کراچی)

تم سے کس نے کہا دُعا نہ کرو!

بارِ گذشتہ جھوٹی محبت اور نام کے آنسوؤں کا ذکر تھا، اس سلسلے میں مثنوی شریف کی ایک حکایت اور ایک شاعر کی نظم کے دو شعر بھی پیش کیے گئے تھے، اس سے غرض بس اتنی ہے کہ ؎

تم سے کس نے کہا دُعا نہ کرو
ہاں دُعا پر ہی اکتفا نہ کرو

حضرتِ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اپنے ایک بیان میں جو ماہنامہ ''البلاغ'' کے ذوالحجہ کے شمارے میں بطورِ اداریہ شائع بھی ہوا ہے، فلسطین کی موجودہ صورتِ حال سے متعلق عام مسلمانوں کو ان کا فریضہ یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''تم یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے دلوں میں کوئی درد پیدا ہوتا ہے؟ کوئی ٹیس اُٹھتی ہے؟ کوئی جذبہ بیدار ہوتا ہے کہ میں بھی اس کام میں کس طرح شریک ہو جاؤں؟ ٹھیک ہے تمہارا جانا وہاں پر ممکن نہیں ہے، لیکن تم ان کی مالی مدد تو کر سکتے ہو، تم ان کے حق میں دعائیں تو کر سکتے ہو، تم جہاں مجلسوں میں بیٹھو ان کا تذکرہ تو کر سکتے ہو، تاکہ جہاد کا موضوع مرنے نہ پائے، زندہ رہے، لوگوں کی زبانوں پر رہے، لوگوں کے دلوں میں رہے، لوگوں کے دماغوں پر رہے، اتنا تو کر سکتے ہو؟''

مزید ارشاد فرمایا کہ:

’’قرآن کہتا ہے جہاد جان سے بھی ہوتا ہے اور مال سے بھی ہوتا ہے، اگر جان سے نہیں کر سکتے تو مال سے کرو، اگر مال سے نہیں کر سکتے تو زبان سے کرو، زبان سے نہیں کر سکتے تو قلم سے کرو، غرض جو ذرائع اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائے ہیں، ان کو مجاہدین کی امداد میں استعمال کرو، یہ ہے آج کے وقت کا ہم سب سے بڑا تقاضا، جس کی میں بار بار یاد دہانی کی کوشش کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص شریعت کی رُو سے اس وقت اس بات کا پابند ہے کہ وہ مجاہدین کے حالات سے بھی باخبر رہے، ان کے حق میں جو جو دعائیں ہوسکتی ہیں، وہ دعائیں بھی کرے اور جو روپیہ وہ خرچ کر سکتا ہے وہ روپیہ بھی خرچ کرے۔‘‘

بہر حال! گذشتہ معروضات کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ہم اہلِ فلسطین کے حق میں دعاؤں کا اور آہ وفغاں کا سلسلہ موقوف کر دیں، نہ یہاں، نہ حرمین شریفین میں، بس اتنی گذارش ہے کہ ہماری محبت ایسی نہ ہو جو ’’حرا تک لے بھی جائے، قدس سے نظریں چراتی ہے‘‘ کا مصداق ہو، اور دل کی زمین پر غم کا بادل برسے بغیر آنکھ کی بستی ہی زیرِ آب نہ آئے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

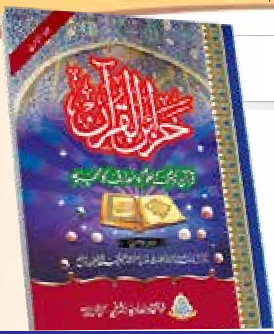

سلسلہ نمبر ۲۳

مضامینِ قرآن

خزائنُ القرآن

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم کے علوم و معارف کا مجموعہ

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْۤ اُصَلِّيْ کی شرح اور طَرِيْقُ السُّنَّةِ کی تعلیم

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے اللہ! وہ نبی سنّت کا طریقہ سکھائے مثلاً نماز تو فرض ہے مگر نماز کا پورا طریقہ قرآن شریف میں نہیں ہے۔ بتائیے قرآن شریف میں کہیں التحیات ہے؟ مغرب کی تین رکعات کہیں ہیں؟ قرآن پاک تو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے لیکن کیسے پڑھیں؟ وہ ہے طریق السنّۃ۔ نبی کے طریقہ پر جو نماز ادا ہوگی وہ قبول ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْۤ اُصَلِّيْ اے صحابہ! نماز ایسے پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں، ایسے نماز پڑھو جیسا کہ تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ یہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں کو شرف حاصل ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالتِ نماز میں پایا ہے۔ صحابہ کے علاوہ کون ہے جس نے پیغمبر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو خواہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوں، کسی کو یہ شرف حاصل نہیں۔ یہ صحابہ کی قسمت تھی جنہوں نے كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْۤ اُصَلِّيْ کا مقام پایا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جیسا تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو بس اس کی نقل کر دو، اس کی صورت بنا لو۔ نبوت کی نماز کی باطنی کیفیت تمہیں کہاں حاصل ہوسکتی ہے، مقامِ نبوت سے تمہاری نماز کہاں ہوسکتی ہے۔ بس تم میری نقل کرلو، جیسے میں نماز میں اُٹھتا بیٹھتا ہوں جیسے رکوع اور سجدہ کرتا ہوں، تم میرے قیام وقعود و رکوع و سجود کی نقل کرلو تو نقل کی برکت سے تمہیں سب انعام مل جائے گا، تمہاری نماز قبول ہو جائے گی۔ كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْۤ اُصَلِّيْ جیسا تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں تم اس کی نقل کر دو، ورنہ وہ دل کہاں سے پاؤ گے جو پیغمبر کے سینہ میں ہے وہ مقامِ نبوت کہاں سے پاؤ گے لہٰذا تمہارا کام نقل سے بنے گا۔

حکمت کی تیسری تفسیر

حکمت کی تیسری تفسیر ہے اَلْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ دین کی سمجھ ہو، بعض لوگ علم بہت رکھتے ہیں لیکن دین کی سمجھ نہیں ہے، تفقہ نہیں ہے۔ دین کی سمجھ بھی ہونی چاہیے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک من علم کے لئے دس من عقل چاہیے۔ یک من علم رادہ من عقل باید۔ علم کے لئے عقل وفہم بھی چاہیے۔ بے وقوف انسان کو اگر مولوی بنادو تو ہر جگہ طاقت استعمال کرے گا۔

مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ لندن میں ایک شخص نے گیراج میں موٹر پیش کی کہ اس کو ٹھیک کر دو، اس نے ایک چھوٹی سی ہتھوڑی اُٹھائی اور ایک پرزے پر ٹھک سے ماردیا اور کہا: لائیے دس پونڈ۔ جو یہاں کا پانچ سو روپیہ ہوا، موٹر والے نے کہا کہ میاں! ایک ہتھوڑا ٹھک سے ماردیا یہ کون سا کمال دِکھایا جو دس پونڈ مانگ رہے ہو، یہ محنت تو ایک پونڈ کے قابل بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا: میں نے ہتھوڑی مارنے کا پیسہ تھوڑی لیا ہے، اس دماغ کا لیا ہے کہ ہتھوڑی کہاں ماری جائے، کس پرزہ پر ماری جائے، اس کا پیسہ لیا ہے اس کا نام حکمت ہے۔ اَلْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ کے معنی ہیں کہ ہم دین کو کس طرح استعمال کریں، کیسے سمجھائیں؟

حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکمتِ دینیہ

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب سے ایک بدعتی مرید ہوا رام پور میں، اس نے پوچھا کہ میں عہد نامہ، درود تاج، درود لکھی یہ سب پڑھتا ہوں، حضرت نے اس سے پوچھا کہ کتنی دیر تک پڑھتے ہو۔ کہا کہ پچیس منٹ، حضرت نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا درود زیادہ بہتر ہے یا علماء کا؟ اس نے کہا کہ علماء تو غلام ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔ فرمایا کہ التحیات کے بعد جو درود شریف ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطا فرمودہ ہے۔ لہٰذا تم اس درود کو پچیس منٹ پڑھ لیا کرو۔ اس بہانے سے اصلاح فرمادی۔ اگر کہہ دیتے کہ یہ سب حرام ہے ناجائز ہے، یہ ہے وہ ہے تو وہ فوراً کہتا کہ افوہ توبہ! توبہ! مولانا ہمیں کیا پتا تھا کہ تم کیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اللہ والوں کو حکمت دیتا ہے، محبت سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور محبت ملتی ہے اہل محبت کی صحبت سے۔

(جاری ہے)

☆☆☆

خزائن الحدیث

مضامینِ حدیث

احادیثِ مبارکہ کے علوم ومعارف کا مجموعہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

توبہ سے محبوبیت کی ایک عجیب تمثیل

گناہ سے فوراً بھاگ جاتا ہے، گناہ سے علیحدہ ہوکر فوراً توبہ کرتا ہے اگرچہ بار بار فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے لیکن توبۂ صادقہ کی برکت سے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ یہ بتاؤ اگر ماں کے سینہ پر چھوٹا بچہ پاخانہ کردے تو کیا اماں اسے چاقو سے ذبح کردیتی ہے یا نہلا دھلا کر پھر پیار کرتی ہے، نیا کپڑا پہناتی ہے یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے بندوں کو تقویٰ کا نیا نیا لباس پہناتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں لباس کی کمی نہیں ہے، ماں تو تھک سکتی ہے کہ اب میرے پاس لباس نہیں ہے، پمپر (pamper) بھی نہیں ہے، اب تجھے کیا پہناؤں لیکن اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے، تقویٰ کے بے شمار لباس ان کے پاس ہیں۔ جب بندہ نے توبہ کی کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھ سے غلطی ہوگئی معاف کردیجیے، اس حرام مزہ سے میں سخت نادم وشرمندہ ہوکر معافی چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فوراً معاف فرمادیتے ہیں۔ توبہ کی پہلی شرط یہ ہے:

(۱) گناہ سے الگ ہوگیا۔ (۲) شرمندہ ہوگیا۔ دل کو دُکھ پہنچ گیا کہ آہ! میں نے کیوں گناہ کیا، قلب میں ندامت پیدا ہوگئی۔ (۳) آیندہ کے لئے پکا ارادہ کرتا ہے کہ اے اللہ! اب آپ کو آیندہ کبھی ناراض نہیں کروں گا اگرچہ دل کہتا ہے کہ تو پھر کرے گا لیکن دل کی بات نہ ماننے کا عزم رکھتا ہے، اگرچہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ تو پھر مبتلا ہوگا۔ شیطان یہ وسوسہ ڈالے تو کہہ دو کہ اگر دوبارہ گناہ کر بیٹھوں گا تو پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔ ان کے در کے علاوہ اور کوئی در بھی تو نہیں ہے۔ کیا ماں نہیں جانتی کہ میرا بچہ دوبارہ پاخانہ کرے گا۔ ماں کو یقین ہے کہ ابھی ایک سال کا بچہ ہے، یہ تو دوبارہ پاخانہ کرے گا لیکن وہ اپنے بچہ کی صفائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی توفیقِ توبہ دے کر اپنے گناہ گار بندوں کو معاف کردیتا ہے اگرچہ جانتا ہے کہ یہ ظالم پھر گناہ کرے گا۔ اس حدیثِ پاک کی شرح کررہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے ان بندوں کو جو بار بار گناہ کے فتنہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں مگر توبہ بھی زبردست کرتے ہیں۔

ندامت کے آنسوؤں کی کرامت

تواب ہیں، کثیر التوبہ ہیں یعنی بہت زیادہ روتے ہیں، بہت زیادہ اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔

ان کے یہ آنسو اللہ کے خزانے میں جمع ہوجاتے ہیں۔ ایسا بندہ کبھی رائیگاں نہیں ہوگا ان شاء اللہ، چاہے شیطان و نفس اس کو گناہوں کے جنگل میں اللہ سے کتنے ہی دور لے جائیں لیکن وہ جو پہلے اللہ تعالیٰ سے رویا تھا کہ اے اللہ! میری حفاظت کرنا، گناہوں سے مجھے ضایع نہ ہونے دینا، اس کے وہ سابقہ آنسو اللہ کی بارگاہ میں محفوظ تھے، اللہ تعالیٰ ندامت کے ان آنسوؤں کو رائیگاں نہیں کرتا۔ پھر ان آنسوؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندہ کو تلاش کرتی ہے کہ اے فرشتو! میرا بندہ مجھ سے بہت دور ہوگیا تم جا کے پھر اس کے دل میں توفیق ڈالو کہ توبہ کر کے پھر میرے پاس آجائے لہٰذا جو لوگ روتے ہیں کہ اللہ! ہمیں اپنی حفاظت میں رکھنا، ہمیں ضایع نہ ہونے دینا، خاتمہ ہمارا ایمان پر کرنا اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے ایسے رونے والے بندے ضایع نہیں ہوتے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا خاتمہ خراب نہیں ہوگا۔ جس کا خاتمہ خراب ہوتا ہے اس کو رونے کی توفیق نہیں ملتی۔ اسی لئے محدثین نے لکھا ہے کہ ابلیس کو کبھی اپنے گناہ پر ندامت نہیں ہوئی، اس ظالم نے ہمیشہ اُنْظُرْ اِلَیَّ کہا کہ مجھے مہلت دیجیے، میں آپ کے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ یہ ظالم اگر اُنْظُرْ اِلَیَّ کہہ دیتا کہ مجھ پر ایک نظر ڈال دیجیے تو معاف ہوجاتا اُنْظُرْ اِلَیَّ نہیں کہا اَنْظِرْنِیْ کہتا رہا کہ مہلت دیجیے تاکہ میں آپ کے بندوں کو بہکاتا رہوں، اس کو اُنْظُرْ اِلَیَّ کی توفیق نہیں ہوئی کیونکہ یہ مردود تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت مانگنے کی توفیق نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ جس کو مقبول رکھتا ہے اس کو نظرِ عنایت مانگنے کی توفیق دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلطی ہوگئی، نالائق ہوں مگر آپ کا ہوں، آپ ہی ہمارے واحد خدا ہیں، آپ کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جاؤں کہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، اگر گناہ گاروں کا الگ خدا ہوتا، نیک بندوں کا الگ خدا ہوتا تو وہاں چلا جاتا لیکن آپ ہی ایک خدا ہیں، نیکوں کے بھی آپ خدا ہیں اور گناہ گاروں کے بھی آپ ہی خدا ہیں لہٰذا آپ کا دروازہ نہیں چھوڑوں گا۔ اگر گناہ نہیں چھوٹتے تو آپ کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اگر کسی کو بار بار دست آرہے ہیں تو ہر دفعہ استنجا بھی کرتا ہے اور کپڑے بھی بدلتا ہے۔ لہٰذا اگر بار بار گناہ ہوتے ہیں تو بار بار توبہ کرتے رہو، ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ آپ کو توبہ کی توفیق دے دے گا کہ میرا بندہ ہمیشہ رو رو کے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو ان کو بھی رحم آجائے گا کہ لاؤ اب اس ظالم کو گناہ کرنے ہی نہ دو۔ اللہ تعالیٰ ایسی ہمت اور ایسی توفیق دے گا کہ ان شاء اللہ پھر مرتے دم تک ایک گناہ بھی نہیں کروگے لیکن ہمارا کام رونا ہے روتے رہو، روتے رہو، روتے رہو، یہاں تک کہ ان کو رحم آجائے۔ خوب سمجھ لو یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے اس میں ناامیدی نہیں، یہاں امیدوں کے ہزاروں آفتاب روشن ہیں۔ (جاری ہے)

حضرت شیخ پھولپوری کی شانِ عاشقانہ

یاد آتی ہے مجھے جب پھولپوری زندگی
پا رہا تھا جب کہ میں درسِ نیاز و بندگی

ذرہ ذرہ سے ملا کرتا تھا درس سادگی
ایک فرزانہ سکھاتا تھا مجھے دیوانگی

حضرتِ عبدالغنی سرمستِ عشقِ کبریا
ماسوا حق سے جنہیں تھی عمر بھر بیگانگی

کیا وہ عاشق تھے ؟ نہیں بلکہ سراپا عشق تھے
پی کے دریا بھی جنہیں ہوتی نہ تھی آسودگی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تشریح اشعار

اشعارِ عارفانہ کی تشریحِ الہامی

سلسلہ نمبر ۲۳

بزبانِ عارفِ شیخ

صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرتِ اقدس شاہ سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: یکے از خدام
حضرت اقدس میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت والا کی صحبتِ پُرتاثیر سے لاکھوں مایوس پر بہار زندگی پا گئے

صفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۶ دسمبر ۲۰۱۳ء، بروز جمعہ، بعد نمازِ عشاء

(**نوٹ:** اس مجلس میں تائب صاحب نے اشعار پڑھے ایک شعر کی حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تشریح فرمائی۔)

پوچھتا ہے کوئی کیا خود آزما کر دیکھ لے
پست ہمت آئے گا باحوصلہ ہو جائے گا

جیسا تائب صاحب نے ابھی شعر پڑھا کہ ؎

پست ہمت آئے گا باحوصلہ ہو جائے گا

ارشاد فرمایا کہ واقعی ہزاروں لاکھوں ایسے آدمی آئے جو بالکل بہت ہی دنیادار اور بعض تو خودکشی کرنے والے تھے، حضرت والا کی چند منٹ کی صحبت سے بالکل ٹھیک ہو کر گئے۔ ایک صاحب آئے وہ کہنے لگے کہ میں آٹھ سال سے ہنسا نہیں ہوں۔ اتنے پریشان تھے اور کچھ مالی اور دوسری پریشانیاں تھیں۔ کہنے لگے کہ میری پریشانی کا اندازہ آپ اس سے کر لیجئے کہ آٹھ سال سے میں ہنسا نہیں ہوں۔ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ مگر یہاں بیٹھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے حالانکہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے اس وقت تک ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ کہنے لگے کہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کسی اور ہی دنیا میں ہوں۔ تو اس کے بعد وہ بیٹھے بیٹھے سو گئے۔ احقر اپنا کام کرنے لگا، ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد دیکھا تو وہ سو رہے ہیں۔ احقر نے سوچا کہ شاید دوبارہ آئے ہیں۔ پتا چلا کہ انہیں نیند ہی ایسی آئی کہ آٹھ سالوں میں ایسی نیند نہیں آئی۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ شفقت ورحمت

ایک دفعہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بہت پرانے مرید ناظم آباد آئے۔خزائن شریعت وطریقت میں بھی یہ واقعہ آچکا ہے مگر نام نہیں لکھا۔ بہت ہی زیادہ پریشان تھے۔گھر میں بیوی بیمار اور مالی حالت بہت زیادہ تنگ تھے۔ان کے آبائی علاقے کشمیر سے بھی اطلاع آئی کہ ان کے والدین بھی بیمار ہیں اور سخت پریشانی کے عالم میں ہیں تو انہوں نے حضرت والا سے اپنے یہ تمام حالات عرض کئے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ارے بھئی! پریشانی کی کیا بات ہے، آسمان پہ بادل چھا جاتے ہیں اور سورج کا پتہ نہیں چلتا کہ کب نکلے گا، اندھیرا چھا جاتا ہے، پھر اللہ کی رحمت کی ایک ہوا چلتی ہے سارے بادلوں کو اُڑا کے لے جاتی ہے اور سورج چمکنے لگتا ہے تو پریشان کیوں ہوتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ مجھے ایسی ہمت بندھی کہ ساری میری پریشانی دور ہوگئی۔ پھر حضرت والا کی شفقت تھی، فرمایا کہ پریشان کیا ہوتے ہو اگر کسی پیسے اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے لے لینا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت والا کی برکت سے پھر ضرورت ہی نہیں پڑی، سب پریشانیاں دور ہوتی چلی گئیں۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نا اُمیدی کے اندھیروں میں امید کا آفتاب روشن کردیتے تھے

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نا اُمیدی کے اندھیروں میں اُمید کا آفتاب روشن کردیتے تھے۔ جس ملک میں بھی گئے، وہاں جتنے پریشان حال تھے اور جتنے غمگین تھے سب حضرت کی برکت سے خوش وخرم ہوگئے، زندگی مزیدار ہوگئی اور حضرت والا کے اس شعر کے مصداق ہوگئے ؎

زندگی پُر کیف پائی گرچہ دل پُر غم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

ملفوظاتِ اکابر

ملفوظاتِ حکیم الامت

سلسلہ نمبر ۲۰

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

جنت کی جامع تعریف

ارشاد فرمایا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جنت کی تعریف میں کیسا فصیح وبلیغ اور جامع اور چھوٹا سا جملہ ارشاد فرمایا کہ بہشت میں چھوٹی سی خدائی ہوگی۔ یہ خدا کی شان ہے کہ کن کہہ دیا اور ہوگیا۔ جنتی کی خواہش کا فوراً ہی ظہور ہوجانا اسی شان کا ظہور ہے۔ پھر فرمایا کہ گراموفون کی ایجاد سے منکرین کی گردنیں پست ہوگئیں۔ پس اسی طرح جنت میں اگر کواڑ اور چوکھٹ بولیں تو کیا بعید ہے۔
(حسن العزیز، جلد دوم، جلد ۱۸، صفحہ ۱۲۹)

جنت کو پہلے سے پیدا کرنے کی حکمت

ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے زمین وآسمان کو تو پہلے پیدا کیا ہے، جنت کو بھی پہلے پیدا کیا ہے حالانکہ اس کی ضرورت اس عالم کے بعد انسان کو ہوگی۔ کیا ٹھکانہ ہے اس کی رحمت کا اور اس میں راز یہ ہے کہ انسان کو جب یہ معلوم ہوجائے گا کہ میرا اصلی گھر جہاں ہر قسم کی راحت وآسائش ہے، اس وقت موجود ہے تو اس کو اُدھر زیادہ رغبت ہوگی اور دنیا میں اس کا دل نہ لگے گا اور اگر اس کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ جنت تو ابھی بنی نہیں، دنیا کے فنا ہونے کے بعد بنے گی تو اکثر طبائع کو عالمِ آخرت کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی تو بھی کم ہوتی کیونکہ معدوم کی طرف رغبت ہونا انسان کے طبائع میں نادر ہے گو وہ معدوم کیسا ہی یقینی الوجود ہو۔ (انفاسِ عیسیٰ، حصہ اول، جلد ۲۱، صفحہ ۳۵۵)

ابدی جہنم بغاوت اور کمالاتِ خداوندی کے انکار کی سزا ہے

ارشاد فرمایا کہ بظاہر اس پر کہ کفار جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، یہ اعتراض ہوتا ہے کہ انہوں نے اتنا بڑا گناہ کون سا کیا کہ سزائے دائمی تجویز کی گئی کیونکہ زندگی محدود اور گناہ محدود پھر سزائے غیر محدود کا کیوں حکم ہوا؟ جواب یہ ہے کہ کفر وشرک کی حقیقت ہے بغاوت۔ دنیا میں بھی قاعدہ ہے کہ سلاطین باغی کو جلا وطن،

عبور دریائے شور وغیرہ کی سزا دیتے ہیں۔ چونکہ سلاطین بجز اس کے کہ عمر بھر کے لئے سزا دے سکیں، زیادہ پر قدرت نہیں رکھتے اس وجہ سے زائد سے مجبور ہیں مگر اتنا ظاہر ہو گیا کہ بغاوت کی سزا غیر محدود ہونی چاہئے اور یہ امر بمقتضائے عقل ہے چنانچہ جو سلاطین پابندِ ملت بھی نہیں وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس کی حقیقت میں غور کرنا چاہئے کہ حق تعالیٰ مالکِ حقیقی ہیں اور ان کی صفات غیر متناہی ہیں اور ہر صفت کا ایک حق ہے۔ اب جو شخص ایسے مالک جامع کمالاتِ غیر متناہیہ کے حقوق کو ضائع کرے گا اس کی سزا بھی غیر متناہی ہونی چاہئے۔ پس یہ سزا عین موافق عقل کے ہوئی۔ (مقالاتِ حکمت ومجادلاتِ معدلۃ اول، جلد ۱۲، صفحہ ۹۰)

دنیوی ہنر پر تعریف قربِ قیامت کی نشانی ہے

عقلِ معاش کی بابت فرمایا کہ اب تو اسی کو ہنر سمجھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قربِ قیامت میں دنیوی ہنروں پر تعریف کریں گے کہ کیسا دانا ہے، عاقل ہے، بڑا ہوشیار ہے، ان باتوں پر مدح ہوگی۔ سو واقعی آج کل یہی حالت ہے۔ اگر کوئی نیک ہو، بزرگ ہو تو تمسخر سے کہتے ہیں کہ جنتی ہیں یعنی احمق۔ یہ بڑا سخت فقرہ ہے، اس سے تو کفر کا اندیشہ ہے۔ (حسن العزیز، جلد اول (حصہ دوم)، جلد ۱۶، صفحہ ۲۲)

ہمارے اعمال کی جزا محض عطا و انعام ہیں

ارشاد فرمایا کہ ہمیں تو ہر وقت ان کی رحمت اور ان کے فضل کی ضرورت ہے۔ جو کچھ ملے گا وہ محض انعام ہے گو نام کو جزائے اعمال ہے مگر ہمارے اعمال ہی کیا جس پر جزا کا استحقاق ہو بلکہ خود ان اعمال کو اعمال میں شمار کرنا یہ بھی انعام ہی ہے ورنہ ہمارے اعمال تو حسنات کہنے کے بھی قابل نہیں بلکہ وہ اپنے فضل سے ان کو حسنات بنا دیں گے۔ چنانچہ بعض اہل لطائف نے **اُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ** کی یہی تفسیر کی ہے۔ پھر ایک بڑی رحمت یہ ہے کہ ہمارے اعمال محدود اور جزا غیر محدود۔ اور میں نے جو کہا ہے کہ جزا برائے نام ہے ورنہ محض عطا ہی ہے، اس کی دلیل خود قرآن میں ہے **جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا**۔

اہلِ عطا میں تفاوت کے لئے حساب ہوگا

اس تقریر سے اس شبہ کا بھی جواب ہو گیا کہ اگر وہ جزا ہے تو عطا کیسی اور اگر عطا ہے تو پھر حساب کیسا۔ جواب یہ ہے کہ جزا صورتاً ہے اور عطا حقیقتاً اور حساب جزا یا عطا کے لئے نہیں بلکہ خود اہل عطا میں تفاوت کے لئے حساب ہوگا، باقی عطا بغیر حساب ہی ہوگا۔ (انفاسِ عیسیٰ، حصہ دوم، جلد ۲۲، صفحہ ۲۷)

(جاری ہے)

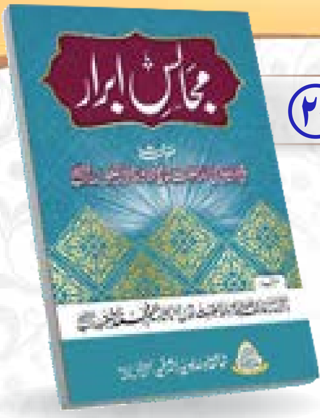

سلسلہ نمبر ۲۰

مجالسِ ابرار

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۹۲) **ارشاد فرمایا کہ** بھائی! وعظ تو ختم ہوگیا۔ اب رہ گیا مسئلہ مصافحہ کا، تو مصافحہ مستحب اور سنت اور ایذائے مسلم حرام، پس اگر کسی نے دھکا دیا کسی کو تو میں کسی سے بھی مصافحہ نہ کروں گا۔ قطار بنا لیجیے داہنی طرف سے آ کر مصافحہ کر کے بائیں طرف سے نکلتے جائیے۔ بچوں کو مقدم کیجیے پھر بوڑھوں کو مقدم کیجیے اور دیر ہونے سے نہ گھبرائیے چند منٹ کی تاخیر ہوگی اور اعتکاف کی نیت سے اس تاخیر میں ثواب بھی ہوگا۔

عرض مرتب: اس ادارے کے ایک عالم حافظ استاد نے احقر سے کہا کہ یہ منظر دیکھ کر اب عوام کو معلوم ہوگا کہ مولوی حکومت کرنا بھی جانتا ہے۔

۹۳) **ارشاد فرمایا کہ** میں جب کسی دینی درسگاہ کے معاینے کے لئے حاضر ہوتا ہوں اور وہاں کچھ گزارش کرنی ہوتی ہے تو تمام بچوں کو اپنے پاس بٹھاتا ہوں کیونکہ میں خود چھوٹا ہوں مجھے چھوٹوں سے مناسبت ہے۔ اور بچوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں، مثلاً پچاس بچے ہیں تو پچیس بچوں کو اپنے داہنے منبر کے پاس تین تین کی صف لگا کر بٹھا دیتا ہوں اسی طرح پچیس کو بائیں طرف۔ اور اس میں قدوار بٹھاتا ہوں۔ طویل قد والوں کو پیچھے بٹھاتا ہوں۔ اس کے بعد جملہ بالغین سامعین کو ان کے پیچھے بٹھاتا ہوں۔ اس میں دو بڑی مصلحت ہوتی ہیں:

(۱) پیچھے چھوٹے بچے جو شرارت یا بات چیت کرتے ہیں وہ سب ختم۔

(۲) دوسرے یہ کہ ان کو مقرّر کو دیکھنے کے لئے اُچکنا نہیں پڑتا۔

اور اپنے یہاں مسجد میں ایک چھوٹی چوکی رکھی ہوئی ہے کیونکہ منبر پر اکثر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے چوکی پر بے تکلّف آرام سے بیٹھ کر وعظ کہنے میں راحت رہتی ہے۔

۹۴) **ارشاد فرمایا کہ** آج عام طور پر بعض صلحاء کے یہاں بھی اس کا اہتمام نہیں کہ کھانا مہمانوں کے بیٹھنے سے قبل دستر خوان پر نہ رکھیں۔ اس طور پر کھانا انتظار کرتا ہے، یہ خلافِ ادب ہے۔

اسی طرح دسترخوان اٹھنے سے قبل سب اٹھ جاتے ہیں۔ پہلے دسترخوان اٹھنا چاہیے پھر کھانے والوں کو اٹھنا چاہیے۔ دسترخوان اٹھتے وقت کی دعا جو تعلیم فرمائی گئی ہے وہ پھر کس وقت پڑھیں گے؟ یہ مسنون دعا بھی کم لوگوں کو یاد ہوتی ہے۔ دسترخوان اٹھتے وقت کی دعا یہ ہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا))

(سنن ابن ماجۃ: ۳۶۹ (۳۲۸۴)، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، المکتبۃ الرحمانیۃ)

اس کی سہل صورت یہ ہے کہ سب لوگ نہ ہوں تو دو ایک آدمی دسترخوان پر بیٹھے رہیں جب تک کہ دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے، اس طرح شروع میں بھی دو ایک آدمیوں کو دسترخوان پر بیٹھ جانا بھی کافی ہے۔ کھانے کے ان آداب سے کھانے میں برکت ہوگی۔ حق تعالیٰ خوش ہوں گے۔ صاحبو! جب رزق کم ہو جاتا ہے یا بالکل چھن جاتا ہے تب قدر معلوم ہوتی ہے کہ بعض لوگوں کو فاقے کی تکلیف میں تندور پر صرف روٹی کی خوشبو سے تقویت حاصل کرتے دیکھا گیا۔

۹۵) **ارشاد فرمایا کہ** اگر ہمارے گھروں میں کوئی بچہ خبر دیتا ہے کہ بستر پر فلاں بھیّا نے جوتا رکھ دیا یا دیوار پر لکیر بنادی یا چائے کی پیالی میں مکھی گر گئی تو ہم سب کو فکر ہو جاتی ہے۔ حالانکہ چائے میں کمی تو نہیں ہوئی اضافہ ہی تو ہوا۔ پیروں پر ورم ہے اضافہ ہوا، مگر ڈاکٹر کے پاس بھاگے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہر اضافہ اور ہر ترقی آپ پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح اگر مچھر دانی میں دو تین مچھر گھس گئے تو بغیر ان کو نکالے چین نہیں، نیند ہی نہیں آسکتی جب تک ان کو نکال نہ لیں گے، حالانکہ یہ مچھر دو تین عدد کتنا خون پی لیتے؟ ایک رتی یا ایک ماشہ پی لیتے، پھر وہ بھی آرام سے سوتے آپ بھی آرام سے سوتے، لیکن دو تین قطرہ خون دینا گوارا نہیں۔ دوستو! سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں اگر منکرات داخل ہو جائیں، خلافِ شریعت گھر میں چیزیں داخل ہوتی جا رہی ہیں ہمیں کوئی فکر نہیں۔ ہمارے بچے انگریزی بال رکھیں، ہمارے بچے جاندار کی تصویریں لائیں ان کی فکر کیوں نہیں؟ گھر میں سانپ بچھو آجائے تو فوراً نکالنے کی فکر ہوگی، ان کے نکالنے والوں کو بلائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہمارے گھر میں آئیں تو ان منکرات کو دور کرنے کے لئے کیا ہم کو اتنی بھی فکر ہے جتنی گھروں سے مچھروں اور مکھیوں کے نکالنے کی فکر ہوتی ہے؟ منکر کے معنی اجنبی کے ہیں۔ جب دنیا کی اجنبی چیزوں سے سکون چھن جاتا ہے تو دین کے منکرات سے سکون کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ انگلی میں کانٹا گھس گیا چین چھن گیا، اجنبی چیز داخل ہوگئی، آنکھ میں گرد و غبار آگیا کھٹک اور درد شروع ہو گیا۔ لیکن اگر سرمہ لگا لیا تو چین میں اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ سرمہ آنکھ کے لئے اجنبی نہیں آنکھ سے سرمہ کو مناسبت ہے۔ اسی طرح

روحانی بیماریاں ہیں مثلاً حسد، غضب، کبر ان اخلاقِ رذیلہ کے آتے ہی سکون چھن جاتا ہے۔

ہمارے نائب ناظم صاحب کا آپریشن تجویز ہوا، ڈاکٹر نے ان سے سرپرست کا نام پوچھا انہوں نے میرا نام لکھا دیا۔ اس نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ ہمارے روحانی معالج ہیں۔ ڈاکٹر نے تعجب سے پوچھا کہ روحانی معالج کا کیا مطلب؟ کہا روح میں بیماریاں ہوتی ہیں، آپ جس طرح جسم کے ڈاکٹر ہیں اللہ والے روح کے امراض کے معالج ہیں۔ اس نے کہا: روح میں کیا بیماریاں ہوتی ہیں؟ کہا: روح میں مثلاً حسد کی بیماری آجانے سے ہر وقت دل جلتا رہتا ہے۔ جس کے ساتھ حسد ہوتا ہے اس کو دیکھتے ہی دل کو تکلیف ہوتی ہے، اور یہ بیماری آپ ایکسرے سے نہیں معلوم کر سکتے۔ پھر اس نے پوچھا کہ پھر علاج کیا ہے حسد کا؟ انہوں نے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا علاج بتادیا بس حیران رہ گیا اور تسلیم کر لیا۔ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے حسد کی بیماری کا علاج دریافت کیا، حضرت والا نے یہ علاج تجویز فرمایا تھا جس کے ساتھ حسد ہے اس کے ساتھ یہ یہ کام کرو: (۱) جب ملاقات ہو سلام میں سبقت یعنی پہل کرو۔ (۲) جب سفر میں جاؤ تو اس سے مل کر جاؤ۔ اور اس کے لئے دعا کرتے رہو۔ (۳) جب سفر سے واپس آؤ اس کے لئے کچھ تحفہ بھی لاؤ (ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے)۔ (۴) کبھی کبھی اس کی دعوت کر دیا کرو اور کبھی چائے اور ناشتہ کرا دیا کرو۔

پندرہ دن اس نسخے پر عمل کر کے لکھا کہ حضرت بیماری آدھی ختم ہو گئی۔ تحریر فرمایا کہ ابھی تین ہفتے یہی نسخہ اور استعمال کرو۔ تین ہفتے کے بعد لکھا کہ حضرت اب تو بجائے حسد کے ان سے محبت ہو گئی۔ اسی طرح حرص کی بیماری کا علاج اگر ہو جاوے تو قناعت پیدا ہو جائے اور پھر گھروں پر تالا لگانے کی ضرورت کیوں پڑے یا حرام آمدنی کی فکر کیوں ہو۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاں اور بُرائیاں ہیں نیکیاں بھی تو ہیں، تو میرے دوستو! اس حدیث پر نظر کیجیے کہ ایک عورت جو بڑی عبادت گزار تھی مگر زبان سے پڑوسیوں کو تنگ کرتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت دوزخ میں جائے گی۔ اور دوسری عورت عبادت میں صرف فرائض اور سنن کی پابند تھی یعنی زیادہ نوافل کی عادی نہ تھی مگر اس کے اخلاق سے پڑوسی خوش تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت میں جائے گی۔ شیطان نے صلحاء کو تباہ کرنے کے لئے یہ تدبیر نکالی ہے کہ ان کی نیکیاں بھی غائب کرا دیتا ہے مثلاً غیبت کی عادت پڑی ہوئی ہے جو کمایا دوسروں کے نامۂ اعمال میں غیبت کر کے لکھا دیا۔

(جاری ہے)

سلسلہ نمبر ۲۲

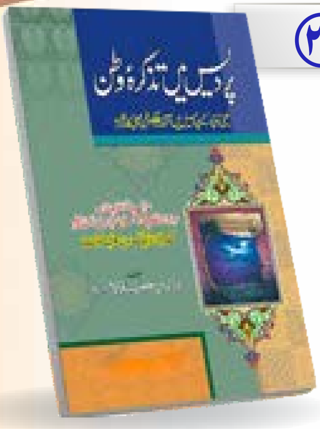

پردیس میں تذکرۂ وطن

(جنوبی افریقہ کے دسویں سفر کے ملفوظات)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامع و مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ڈربن سے مولانا یونس پٹیل صاحب کا فون آیا۔ حضرت نے ان کے صاحب زادے حافظ محمد پٹیل کے بارے میں دریافت فرمایا تو وہ بھی فون پر آ گئے۔ حضرتِ والا نے یہ نصیحت فرمائی کہ جو شخص گناہ نہیں چھوڑتا اس کی دوزخ یہیں سے شروع ہو جاتی ہے کیونکہ گناہوں کا وبال دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر گناہ سے بچنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے اعمال نصیب فرمائے اور ناراض کرنے کے اعمال سے بچائے ورنہ جیسے دوزخ میں دوزخی تڑپے گا ایسے ہی گناہ گار کو دنیا میں بھی تڑپنا پڑے گا، چین نہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو مجھ کو ایمان اور نیک اعمال سے خوش رکھے گا اس کو میں بالطف زندگی دوں گا اور جو میری یاد سے اعراض کرے گا اور اعراض کا فردِ کامل نافرمانی ہے یعنی جو میری نافرمانی کرے گا اس کی زندگی تلخ کر دی جائے گی تو جس کی زندگی اللہ تلخ اور عذاب کی کر دے وہ کہاں سے مٹھاس پائے گا۔ مولانا یونس پٹیل صاحب نے فون پر کسی کا خواب بیان کیا تو حضرتِ والا نے فرمایا: بہت مبارک خواب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنا یہ بشارت ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

بیعت کے لئے ضروری شرط

اسی دوران فرمایا کہ بیعت کے لئے بیداری کی مناسبت ضروری ہے، خوابوں پر بیعت ہونا ایسا ہے جیسے ریت پر قلعہ بنانا۔ ریت کی تعمیر پر ایک لات مارو ساری عمارت گر جائے گی۔ جس نے اچھا خواب دیکھا یا جس کے لئے دیکھا گیا اس کے ساتھ نیک گمان رکھو مگر بیعت ہونے کے لئے بیداری کی مناسبت شرط ہے۔

مورخہ ۱۳؍ ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ مطابق ۳؍ مئی ۲۰۰۴ء بروز دوشنبہ بمقام آزادول

بیعت کرنے میں شیخ کی کیا نیت ہو؟

حضرتِ والا کے مجاز ایک عالم و مفتی صاحب آج صبح حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ لوگ

بیعت کی فرمائش کرتے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ میں تو خود تربیت کا محتاج ہوں، میرا اس لئے بیعت کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ حضرتِ والا نے فرمایا کہ اس نیت سے بیعت کرلیا کریں کہ میری تربیت ہوجائے گی۔ اپنی تربیت واصلاح کی نیت سے بیعت کیا کریں۔

ارادہ پر مراد کا ترتب ہوتا ہے

پھر انہوں نے عرض کیا کہ ذِکر پر مداومت نہیں ہے۔ اس کی کیا تدبیر ہے کہ مداومت ہوجائے؟ ارشاد فرمایا کہ مداومت کے لئے آپ کا ارادہ کافی ہے۔ ارادہ مراد تک پہنچاتا ہے ورنہ جو ارادہ نہ کرے تو خانقاہ کے ماحول میں رہ کر ذکر سے غافل رہے گا۔ اللہ کو یاد کیے بغیر چین نہیں آنا چاہیے۔ بڑا منحوس بندہ ہے وہ جو اللہ کو یاد نہیں کرتا۔ جو ذکر نہیں کرے گا ناقص رہے گا اور ناقص مرے گا۔ اس لئے ذکر میں ناغہ نہ کرو۔ اللہ کی یاد روح کی غذا ہے اور ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے۔

اسٹینگر کے لئے روانگی

آج اسٹینگر روانگی کا نظم تھا۔ دس بجے صبح حضرت مولانا عبدالحمید صاحب کی کار میں حضرتِ والا کے ساتھ احقر، حافظ ضیاء الرحمٰن صاحب اور مطہر محمود صاحب جوہانسبرگ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

اللہ کی محبت پھیلانے کی نصیحت

راستے میں مولانا عبدالحمید صاحب سے بہت رقّت اور درد سے فرمایا کہ اپنے لڑکے کو اہتمام پورا سکھا دیجئے اور آپ فارغ ہوجایئے سارے عالم میں اللہ کی محبت پھیلانے کے لئے۔ اللہ کی محبت بھی تو دین ہے بلکہ دین کی روح یہ ہے کہ اللہ کی محبت پیدا ہوجائے، اہتمام کا کام بیٹے کو سکھا دیجئے جیسے میرا بچہ سب کام کرلیتا ہے، میں فارغ ہوں، جہاں بھی کوئی لے جائے وہاں چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مدرسہ کی کوئی فکر نہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے فارغ فرما دیا کہ جہاں بھی جانا چاہوں جا سکتا ہوں اور تین آدمی میرے ساتھ کردیئے: میر صاحب، حافظ ضیاء الرحمٰن اور مطہر محمود۔ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے میری محبت ڈال دی کہ تینوں ہر وقت میرے ساتھ رہتے ہیں۔ میر صاحب علمی کام کرتے ہیں اور یہ دونوں میری خدمت میں رہتے ہیں۔ میر صاحب میری خدماتِ بدنیہ بھی کرتے تھے اور اب بھی خدمت کرنے کے لئے تیار تھے، پےخانہ بھی صاف کرتے تھے مگر سید سے پےخانہ اُٹھوانا مجھے ٹھیک نہیں لگا اس لئے

ان کو منع کردیا۔ میرے منع کرنے سے مجبوراً رُک گئے ورنہ ان کی دلی تمنا یہی تھی کہ یہ میری خدمت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے محمود کو لاہور سے اور ضیاء کو امریکا سے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے توفیق دی، انہوں نے اعلان کردیا کہ ہم آپ کی خدمت کے لئے رہیں گے۔ اللہ کا شکر ہے تنخواہ دینے پر بھی کوئی ایسا نہیں ملتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَآ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ (سورۃ النسآء: آیۃ۷۹)

جو کچھ توفیق نیک کام کی ہو اللہ کی عطا ہے۔ لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ ہیں محمود، ضیاء الرحمٰن اور میر صاحب یہ اللہ کی عطا ہے، حسنہ ہے، من اللہ ہے، اللہ کی توفیق سے ہے، آپ لوگ اس کو اپنا کمال نہ سمجھئے۔ احقر نے عرض کیا کہ یہ تو حضرت کا احسان ہے جو مجھ جیسے نالائق کو قبول فرمالیا، یہ اللہ کا کرم ہے جو حضرت تک باریابی نصیب ہوئی ورنہ ہم جیسے لاکھوں حضرت کو مل جاتے۔ یہ بالکل ایسا ہے جیسے بھنگی بادشاہ کے دربار میں قبول ہوجائے۔

طریقِ مشائخ اَقۡرَبُ اِلَی السُّنَّۃ ہے

مولانا عبدالحمید صاحب نے عرض کیا کہ میں اجتماع میں وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰهِ پر بیان کرتا ہوں کہ سب سے اعلیٰ دعوت، اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت کی طرف بُلانا ہے اور اہلِ تصوف اسی طرف بلاتے ہیں، تو حضرتِ والا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت نہ ہوگی تو دین کیا رہے گا، برائے نام رہے گا۔ اہلِ تصوف یعنی اہل اللہ کی طریقِ دعوت اَقۡرَبُ اِلَی السُّنَّۃ ہے۔ جس طرح کوئی نبی اُمتی نہیں ہوسکتا اسی طرح کوئی شیخ کبھی مُرید نہیں ہوسکتا۔ اس کے برعکس دوسرے کاموں میں جو آج امیر ہے کل مامور ہوجاتا ہے۔ آج جو مامور کو ڈانٹ رہا ہے وہ جب امیر ہوجاتا ہے تو سابق امیر کو ڈانٹتا ہے۔ کسی طریق کا مفید اور مستحسن ہونا اور بات ہے لیکن بزرگانِ دین کا یہ طریق اَقۡرَبُ اِلَی السُّنَّۃ ہے۔ جس طرح نبی مامور نہیں ہوسکتا ہمیشہ آمر رہے گا اسی طرح شیخ آمر رہے گا مامور نہیں ہوسکتا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆
☆

صراطِ مستقیم اور اتباعِ اکابر

لسانِ اختر، اخترِ ثانی، ترجمانِ اکابر، شیخ الحدیث، شیخ العلماء، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد المتین صاحب دامت برکاتہم

مرتب: یکے از خدام حضرت والا دامت برکاتہم

ذکر اللہ کا بھی اہتمام کریں

تو ایک کام تو یہ بتادیا کہ گناہوں سے بچو، اس کے علاوہ یہ کہ اللہ کا نام لو، روزانہ ان کو یاد کرو خواہ چند منٹ کے لئے ہو، کسی بھی طریقہ سے ان کا ذکر کرو، لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو یا اللہ اللہ کہہ لو، یا کچھ اور کہہ لو، تخلیہ میں چند منٹ کے لئے بیٹھ جاؤ۔ خصوصی طور پر اللہ سے بات کرنی چاہئے جس کو مناجات کہتے ہیں، مناجات کے معنی ہیں سرگوشی کہ چپ چاپ حق تعالیٰ سے کچھ کہا کرو کہ ہم آپ کے ہیں، ہم کسی اور کو نہیں جانتے، ہم سے غلطی ہوگئی ہے، معاف فرمادیں۔ میرے دوستو! اس طرح سے کچھ کہہ کر تو دیکھو، دو رکعت پڑھو اور کچھ کہو یا ایک ہی سجدہ کرلو پھر کچھ کہہ دیا کرو، دیکھ لو کہ پھر اس سے قلب میں ایک بہار پیدا ہوگی، نور کا ایک دریا موجزن ہونے لگے گا۔

تیرے تصور میں جانِ عالم مجھے یہ راحت پہنچ رہی ہے
کہ جیسے مجھ تک نزول کرکے بہارِ جنت پہنچ رہی ہے

امت کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار بنائیں

اس طرح سے لوگوں کو اللہ کی رحمت کا امیدوار بناؤ، ناامید نہ بناؤ، وہ لوگ جو مشائخ ہیں ان کا لوگوں کو اس طرح ڈرانا، تیز باتیں کرنا، سختی کرنا کہ جس سے لوگ ایسا ڈرنے لگیں کہ مایوس ہونے لگیں، یہ سخت غلط بات ہے، ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ نہیں ہے، خود حق تعالیٰ قرآنِ پاک میں جب جہنم کی وعید سناتے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر تم ایمان لے آئے اور تم نے اچھا کام کیا، ہمیں خوش کردیا تو ہم ضرور تمہیں جنت عطا کریں گے، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو واضح نصیحت فرمادی کہ:

((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ))

(صحیح البخاری: (قدیمی)؛ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یسّروا ولا تعسّروا، ج ۲ ص ۹۰۵)

تمہیں بھیجا گیا ہے کہ تم آسانی کے ساتھ حق تعالیٰ کے بندوں کو حق تعالیٰ سے جوڑ دو، تمہیں سختی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ فرعون سے بڑھ کر کون نالائق ہوگا! حق تعالیٰ جب فرعون کے پاس حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کو بھیجتے ہیں تو فرماتے ہیں: اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ کہ تم دونوں جاؤ فرعون کے پاس، اس کو سمجھاؤ، اِنَّهٗ طَغٰى وہ حد سے گزر گیا ہے، اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہنے لگا ہے، اس کو جا کر سمجھاؤ تو ساتھ ہی فرماتے ہیں فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لیکن کتنا ہی وہ حد سے بڑھ جائے، جب اس کو سمجھانے لگو تو نرمی سے بات کرو، نرمی کا پہلو اختیار کرو لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى کیونکہ نرمی کے طریقہ سے اگر سمجھاتے ہیں تو اس میں یہ بات ہوتی ہے کہ قبولِ حق کی توفیق اور خشیتِ الٰہیہ کا راستہ کھل سکتا ہے، یہ بات سختی میں نہیں ہوتی۔ لہٰذا محبت سے لوگوں کو پکارنا چاہئے کہ ارے میاں! گھبراؤ نہیں، چلو آگے چلو، ان شاء اللہ! کام کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے، اور ہم کہاں کامیاب بنیں گے، حق تعالیٰ خود ہی کامیاب فرما دیں گے۔

کام کو خود کام پہنچا دیتا ہے انجام تک
ابتداء کرنا ہے مشکل انتہاء مشکل نہیں

شریعت میں ہر چھوٹے بڑے عمل کے لئے احکام ہیں

اب جناب بعض لوگوں نے مکمل سختی کا ہی پروگرام بنا رکھا ہے کہ ہم جہاں بھی جائیں گے ہر اسٹیج پر سختیاں کریں گے، اور سخت باتیں بولیں گے، یہ کہاں سے سیکھا ہے؟ موعظت اور نصیحت تو ترغیب و ترہیب ہے، ایک طرف تو رغبت اور شوق دلانا ہے اور ایک طرف وعید کی باتیں سنا کر لوگوں کو ڈرانا، بس اتنا ہمارا کام ہے، اسی کو تبلیغِ دین اور دعوت الی اللہ کہتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہتے ہیں۔ کیا امر بالمعروف کے لئے، نہی عن المنکر کے لئے، سیاستِ اسلامیہ کے لئے شریعت میں احکامات مقرر نہیں ہیں؟ شریعت میں تو وضو کے بھی احکامات ہیں، وضو کون سا ایسا مشکل کام ہے لیکن اس کے لئے بھی احکامات مقرر ہیں۔ روزہ کون سا ایسا بھاری معاملہ ہے، صبح صادق سے لے کر غروبِ شمس تک کھانا پینا اور جماع سے بچنا یہی تو روزہ ہے، اس کے بھی کتنے احکامات ہیں، اس کے ہم پابند ہیں کہ نہیں؟ اور حج کیا ہے؟ احرام باندھو اور چلو، طواف کر لو، سعی کر لو، منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں کون سا بھاری کام کرنا ہے؟ وہاں تو اکثر لوگ لیٹے رہتے ہیں، عرفات میں کیا کرنا ہے؟ وہاں ٹھہرنا، ایک لمحے کے لئے بھی وقوف ہو گیا بلکہ خالی گذر بھی گیا تو وقوفِ عرفہ ہو گیا، اتنا آسان کام ہے۔ لیکن پھر بھی حج و عمرے کے سفر پر ہم لوگ احکامات کا مطالعہ کرتے ہیں کہ نہیں؟ اس کے پابند رہتے ہیں کہ نہیں؟

ایک مرتبہ عمرے کے سفر میں ہم جہاز میں تھے، بہت سارے احباب بھی ہمراہ تھے، ہم نے سوچا چل کر احباب کی مزاج پرسی کریں تو ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ دستانے پہنے ہوئے ہیں۔ پوچھا بھئی یہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ ایئر لائن والوں نے گفٹ دیا ہے تو ہم نے پہن لیا۔ ہم نے کہا اس کو اتارو، آپ حالتِ احرام میں اسے نہیں پہن سکتے۔ ایک اور صاحب کو دیکھا کہ پیروں میں موزے پہنے ہوئے ہیں اور سر بھی ڈھانپ رکھا ہے۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ تو کہتے ہیں کہ کیا یہ منع ہے؟ ہم نے کہا بالکل منع ہے، کیا آپ نے احرام کی نیت نہیں کی؟ انہوں نے کہا یہ احرام باندھ تو لیا ہے، کیا کچھ اور بھی کرنا ہے؟ ہم نے کہا آپ نے لبیک نہیں پڑھا؟ کہا نہیں وہ تو نہیں پڑھا۔ خیر ان کو لبیک پڑھا یا اور کچھ ضروری باتیں احرام کی پابندیوں کی بتائیں تو کچھ اور لوگ جو عمرہ کرنے جا رہے تھے، اور بظاہر افسران اور عہدیداران لگتے تھے، انہوں نے بھی ہم سے کہا کہ ہمیں بھی احرام کی نیت پڑھوا دیجئے، تو ان کو بھی لبیک پڑھوایا۔ اب دیکھئے! عمرہ کرنے جا رہے ہیں اور اس کے احکام و مسائل سے بالکل آزاد ہیں، آزاد رہ کر کیا حج عمرہ صحیح ہوگا؟ اسی طرح نماز کیا مشکل ہے، اللہ اکبر کہنا، رکوع سجدہ کرنا، التحیات پڑھنا، سلام پھیر کے نماز ختم کر دینا لیکن اس کے لئے احکامات مقرر ہیں کہ نہیں؟ اور ان احکامات کا ہم مطالعہ کرتے ہیں کہ نہیں کہ اس میں فرائض کیا ہیں؟ واجبات کیا ہیں؟ سننِ مؤکدات کیا ہیں؟ مستحبات و مکروہات کیا ہیں؟ کہاں کہاں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟ اس کے ہم پابند ہیں کہ نہیں؟ یا اس میں آزاد ہیں؟ آزاد رہ کر کیا نماز، روزہ، وضو، کوئی بھی عمل درست ہوگا؟

تو پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، جہاد فی سبیل اللہ، سیاستِ اسلامیہ کے لئے آزادی کیسے ہو سکتی ہے کہ جیسے دل چاہے عمل کریں حالانکہ یہ کام تو بہت نازک ہیں، یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے، انبیاء کرام کا خاص امتیاز تھا۔ یہ کام جب علماء دین کریں گے یا عام مسلمان کریں گے تو کیا اس کے لئے احکامات مقرر نہیں ہوں گے؟ یا کہ ہمیں آزادیاں حاصل ہیں؟ اگر ہم پابندئ شرعی کو توڑیں گے اور آزادی اور من مانی کریں گے تو کیا اس پر میدانِ قیامت میں مواخذہ نہیں ہوگا؟ قسم بخدا! دین کے کسی شعبہ میں آزادی ہرگز ہرگز نہیں ہے، جملہ امورِ حیات میں ہم پابندِ شریعت ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

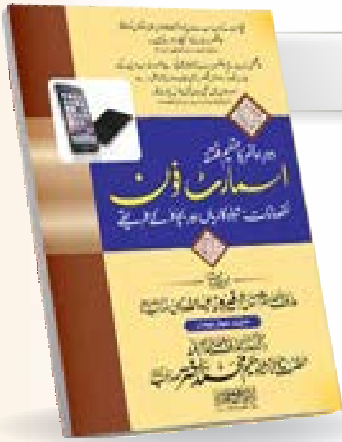

سلسلہ نمبر ۲۰

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

نقصانات، تباہ کاریاں اور بچاؤ کے طریقے

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

بدنظری کرنے والوں کے ایک بہانے کا جواب

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

(سورۃ البقرۃ: آیۃ ۲۸۶)

ترجمہ: اللہ کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾

(سورۃ التغابن: آیۃ ۱۶)

ترجمہ: جہاں تک تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ واضح فرمادیا ہے کہ کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بنایا گیا، اور انسان کو جو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، وہ اس کی استطاعت کے مطابق ہے۔ آج کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ گندی فلموں اور بدنظری سے اپنے آپ کو بچانا ناممکن ہے۔ ناممکن کہنا درست نہیں، مشکل تو ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اگر ناممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ نظر کی حفاظت کا حکم ہی نہ فرماتے۔ آسان مثال سے سمجھ لیجیے کہ کوئی کہے کہ میں بدنظری کا شدید مریض ہوں، میں تو نظر بچا ہی نہیں سکتا، اسی وقت کوئی غنڈہ بدمعاش پستول لے کر آجائے اور اس کی کنپٹی پر رکھ کر کہے کہ تمہارے دائیں طرف حسین لڑکا اور لڑکی ہے اور بائیں طرف گندی فلمیں، نیٹ، کیبل کی بدمعاشیاں ہیں اور تم نظر باز نمبرون ہو لیکن اگر اس طرف دیکھو گے تو گولی ماردوں گا۔ اب وہی آدمی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ ٹریگر سے انگلی ہٹاؤ، میں ہرگز نہیں دیکھوں گا۔

سوال یہ ہے کہ اس میں یہ ہمت کہاں سے آگئی؟ معلوم ہوا کہ ہمت پہلے بھی تھی لیکن استعمال نہیں کررہا تھا، اب جان کے لالے پڑے تو استعمال کی کیونکہ جان پیاری ہے۔ اسی طرح جس دن اللہ تعالیٰ

اورایمان جان سے زیادہ پیارے ہوجائیں گے تو ایک نظر بھی خراب نہیں ہوگی۔اس لئے جان لڑا کر ہمت استعمال کریں، میرے شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر گناہ چھوڑنے کے لئے علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں ہے۔دل میں ٹھان لے کہ جان دے دوں گا مگر لاکھ تقاضا ہو گناہ نہیں کروں گا۔جیسے کسی کو آٹھ آدمی قتل کرنے آجائیں تو اس کو معلوم ہے کہ جان چلی جائے گی، مگر مفت میں جان نہیں دے گا بلکہ مقابلہ کرے گا، وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرے گا۔تو جس ہمت سے آپ بدمعاش کا مقابلہ کریں گے اسی ہمت سے اس تقاضے کا مقابلہ کریں تب بچ سکیں گے۔جان سے زیادہ ایمان بچانا ضروری ہے۔جب گناہ کا تقاضا شدید ہو، اس کو کچل دیں، وہی تقاضا سب کا سب نور بن جائے گا۔

محبت و عظمتِ خدا اور فکرِ آخرت

ارشاد فرمایا کہ جس کی محبت اور عظمت دل میں ہوتی ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔ محبت و عظمتِ خدا اور فکرِ آخرت وہ چیز ہے جو بندے کو نافرمانی سے روکتی ہے، میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے ؂

سامنے ایسا خوفِ قیامت رہے
سب گناہوں سے میری حفاظت رہے

اکثر گناہ چھپ کر کئے جاتے ہیں کہ کوئی دیکھ نہ لے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہم کو ہر وقت دیکھ رہے ہیں، اس پر بھی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا کیا زبردست شعر ہے ؂

جو کرتا ہے تُو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

پوری دنیا سے شرم کی لیکن اپنے پالنے والے سے حیا نہیں کی۔ایسے مواقع پر ان آیات کا دھیان رکھیں: ① اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ترجمہ: کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے؟ ② وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ترجمہ: اور تم جہاں کہیں ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔ ③ اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ترجمہ: آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔یعنی یہ اعضاء جن کو ہم حرام مزہ دینے کے لئے گناہ کررہے ہیں، جنہیں اپنا دوست سمجھ رہے ہیں، قیامت کے دن ہمارے خلاف گواہی دیں گے، گویا اللہ کی سی آئی ڈی ہمارے ساتھ ہے۔آہ! آج ہم سیکورٹی کیمروں سے تو ڈرتے ہیں

لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ آج ہم کورونا سے جتنا ڈرتے ہیں اس کا ایک فیصد خوف بھی اللہ تعالیٰ کا آجائے تو ہم ان خرافات سے بچ جائیں گے۔

اگر گناہوں اور گندی فلموں سے جان نہ چھوٹتی ہو تو شیخ سے پوچھ کر موت، قبر، آخرت اور جہنم کا مراقبہ کریں۔ حدیثِ پاک میں ہے اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (مشکوٰۃ: (قدیمی)؛ص ۱۴۰) موت کو کثرت سے یاد کرتے رہو کیونکہ موت کی یاد تمام لذتوں کو توڑ دینے والی ہے۔ کمزور اعصاب والے اس مراقبہ کو نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کو سوچیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ، طائف کا واقعہ، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات، مجاہدات یاد کریں، اس سے بھی دل نرم ہوتا ہے۔

ایک تابعی کو ایک عورت نے گناہ کی دعوت دی تو انہوں نے اس سے کچھ سوالات کیے، جس کے بعد وہ عورت توبہ کر کے ولیہ ہوگئی، ہر گناہ سے پہلے ان سوالات کا جواب دل میں سوچ لیں:

① موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آجائے تو اس وقت ہمیں یہ گناہ اچھا لگے گا؟ ② لوگوں کو ان کے اعمال نامے دیئے جارہے ہوں اور تجھے اپنے اعمال نامے کے متعلق معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں، اس وقت ہمیں یہ گناہ اچھا لگے گا؟ ③ پل صراط کو عبور کرتے ہوئے ہمیں اس گناہ کی خواہش ہوگی؟ ④ اللہ کے سامنے اپنے اعمال کے سوال و جواب کے لئے جس وقت ہم کھڑے ہوں، اس وقت اس گناہ میں ہمیں رغبت ہوگی؟

ترکِ گناہ کا لذیذ طریقہ: صحبتِ اہل اللہ

ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم گھر میں فارغ رہتے ہیں تو وقت گزاری کے لئے ٹی وی، موبائل اور نیٹ چلاتے ہیں تو تجربہ یہ ہے کہ جب بندہ فارغ ہوتا ہے تو گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے لہٰذا خود کو مصروف رکھیں۔ سب سے اچھی مصروفیت اہل اللہ، نیک بندوں کی خدمت میں آنا جانا اور ان کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ اس سے دین پر چلنا نہ صرف آسان ہوجاتا ہے، بلکہ لذیذ ہوجاتا ہے کیونکہ جیسے دوست ہوتے ہیں، جیسی صحبت ہوتی ہے ویسا ہی انسان بن جاتا ہے۔ نیک صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے عطر کی دکان، آپ عطر کی دکان پر گئے، اگر وہ سخی ہے تو کچھ عطر روئی میں لگا کے مفت میں دے دے گا، اور اگر آپ کی جیب میں روپے ہیں تو آپ خرید لیں گے، اور اگر کچھ نہ ہوا تو خوشبو تو مل ہی جائے گی۔ اور بُری صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے لوہار، ویلڈنگ کی دکان، جہاں یا تو آپ کا کپڑا جل جائے گا یا اس کی کوئی چنگاری لگ جائے گی، اور اگر کچھ نہ ملا تو دھواں تو ملے گا ہی۔ حدیث شریف میں ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَّنْ یُّخَالِلُ))

(مشکوۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب الحب فی اللہ ومن اللہ؛ ص ۴۲۷)

ہر شخص اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوجاتا ہے، پس دیکھ تیرا دوست کون ہے؟ یعنی اگر آپ کا دوست فلموں اور گندی حرکتوں میں مبتلا ہے تو آپ بھی خود بخود ان گناہوں میں مبتلا ہوجائیں گے۔ اس لئے بُرے دوستوں سے مشرق مغرب کی دوری رکھیں اور ان جگہوں پر بھی نہ جائیں جہاں یہ گناہ ہوں کیونکہ ایسی جگہ جانا صحیح نہیں۔ نیک مجالس کا اہتمام رکھیں کیونکہ اللہ والوں کی صحبت گناہوں کو چھوڑنے میں اکسیر ہے خصوصاً اپنے شیخ کی صحبت، اگر وہ میسر نہ ہو تو اپنے شیخ سے پوچھ کر دوسرے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں کیونکہ اہل اللہ سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے، اور جس سے محبت ہو اس کی نافرمانی نہیں کی جاتی۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس گاڑی میں پٹرول نہ ہو تو کب تک اس کو دھکا دیتے رہو گے، انجن میں پٹرول ڈال دو، پھر دیکھو کیسا بھاگتی ہے کہ دھکا دینے والے جو پسینہ پسینہ ہو رہے تھے وہ بھی اس میں بیٹھ جائیں گے۔ لہٰذا کب تک خوف کے ڈنڈے سے عمل کرو گے، دل میں اللہ کی محبت کا پٹرول ڈلوالو، پھر تمہاری رفتار ایسی ہوگی کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔ صحبتِ اہل اللہ دین و دنیا کی بھلائیوں کا مجموعہ ہے، دینی مجالس سے ہی دین پھیلا ہے۔ جتنا وقت بھی ملے اس کو قیمتی بنائیں اور جس اللہ والے سے مناسبت ہو اس کی صحبت میں آنا جانا رکھیں اور اپنی اصلاح کروائیں۔

ملک اور گھر کے بڑوں کی ذمہ داریاں

ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو تم میں سے ہر شخص اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ لہٰذا سربراہ حکومت نگہبان ہے، اس کو رعایا کے بارے میں جوابدہی کرنا ہوگی، مرد جو اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے، اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں جوابدہی کرنا ہوگی، عورت جو اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے، اس کو ان کے حقوق کے بارے میں جواب دینا ہوگا (مشکوٰۃ: (قدیمی)؛ص ۳۲۰)۔

اس حدیث کی روشنی میں سب سے پہلے اربابِ اقتدار سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ میڈیا پر فحاشی، عریانی کا فروغ اور گندی سائٹس کو بند کردیں، نیز گھر کے بڑوں سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ ایسی چیزیں گھر میں نہ لائیں جن سے گھر کے افراد برباد ہوں۔ عام طور پر گھر کے بڑے اپنی حرام خواہشات کو پورا کرنے کے لئے گھر میں یہ چیزیں لاتے ہیں، معصوم بچے اور بچیاں، ٹی وی، کمپیوٹر بازار سے لے کر نہیں آتے اور نہ کیبل کا کنکشن لگاتے ہیں، اس لئے خدارا! اپنے بچوں کو اس فحاشی کے طوفان سے بچائیں۔

(جاری ہے)

غیر مطبوعہ ارشادات

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

(انتخاب از بیان: ۱۲ جولائی ۱۹۸۶ء)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعی ہیں مگر مجاہدہ بہت کیا۔ اپنی ماں کی خدمت اور صحبت کی وجہ سے مجبور تھے، صحابی تو نہیں بنے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ولایت کا وہ اعلیٰ مقام بخشا کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اویس قرنی اگر کسی بات پر قسم اُٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس قسم کو پورا فرمادے گا۔ اگرچہ وہ پراگندہ بال ہے، اگرچہ پراگندہ حال ہے، اگرچہ دیکھنے میں پاگل سا لگتا ہے، لیکن اے عمر! تم ان سے مل کر اپنے لئے دعا کرانا۔ اور فرمایا کہ میں اس کی نشانی بتائے دیتا ہوں کہ اویس قرنی کون ہے؟ فرماتے ہیں کہ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے جسم میں سفید داغ پیدا ہوگیا تھا، سارا جسم سفید ہوگیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو ان کے سب سفید داغ اچھے ہوگئے مگر جب سفید داغ اچھا ہونے لگا تو انہوں نے خدا سے دعا کی کہ یا اللہ! ایک روپے کے برابر چھوڑ دیجئے، وہ اچھا نہ کیجیے تاکہ میں اس کو دیکھ کر آپ کی صحتِ نعمت کا شکر ادا کرتا رہوں ورنہ بھول جاؤں گا کہ میں کبھی بیمار بھی تھا۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو میں آپ کا شکر ادا کروں گا کہ میرا سارا جسم کیسا تھا، لیکن آپ کے کرم نے ہمیں اچھا کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اویس قرنی کی پیٹھ پر تھوڑا سا سفید داغ رہ گیا تھا، وہ نشان دیکھنا۔ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اویس قرنی سے میرا اسلام بھی کہنا اور اپنے لئے دعا بھی کرانا۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً دو سو میل دور سے گزر رہے تھے، اس وقت فرمایا کہ ٹھہرو صحابہ! ؎

گفت پیغمبر کہ بر دستِ صبا
از یمن می آیدم بوئے خدا

پیغمبر نے فرمایا کہ صباء کے ہاتھوں پر اللہ کی خوشبو یمن سے آرہی ہے۔یعنی اویس قرنی کی عبادت اور اللہ کے راستے میں وہ جو اپنی جان کو جلا رہا ہے، اس کی خوشبو یہاں تک آرہی ہے، لہٰذا مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں زمانۂ حج میں اعلان فرمایا کہ اے یمن کے لوگو! ہاتھ اُٹھاؤ۔سب نے ہاتھ اُٹھالئے۔فرمایا کہ اب باقی لوگ ہاتھ گرادیں صرف قرن والے ہاتھ اُٹھائیں۔پھر قرن والوں نے ہاتھ اُٹھائے کیونکہ قرن یمن کا قصبہ تھا۔پھر فرمایا کہ قرن والو! کوئی اویس قرنی کو جانتا ہے۔عرض کیا کہ جی ہاں! فلاں جنگل میں اونٹ چراتے دیکھا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں اپنی اپنی سواریوں پر بیٹھے اور اسی جنگل میں پہنچ گئے۔دیکھا کہ اونٹ چر رہے ہیں اور ایک شخص نیت باندھے سجدے پر نظر کیے کھڑا ہے اور نماز میں بالکل غرق ہے۔اندازے سے دونوں سمجھ گئے کہ یہی اویس قرنی ہیں۔پھر اللہ والے چھپتے بھی کہاں ہیں؟ ؎

مردِ حقانی کی پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیشِ ذی شعور

لیکن ذی شعور کی قید لگی ہوئی ہے، بے شعور کو پہچان نہیں ہوتی۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچ گئے تو اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو پیر کی آہٹ سے پتہ چل گیا کہ کچھ لوگ آرہے ہیں۔نماز کو مختصر کیا اور السلام علیکم کہہ کر فرمایا کہ آپ لوگ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں پہلے نہیں بتاؤں گا کہ ہم لوگ کون ہیں۔پہلے آپ بتائیے کہ آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے۔فرمایا کہ عبداللہ تو میں بھی ہوں، ساری دنیا عبداللہ ہے، اللہ کا بندہ کون نہیں ہے، اصلی نام بتائیے۔اویس قرنی رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو چھپا رہے تھے۔بعض وقت اللہ والے اپنے کو چھپا لیتے ہیں۔فرمایا کہ میرا نام اویس قرنی ہے۔فرمایا کہ اچھا آپ ذرا اپنی پیٹھ سے کُرتا اتاریئے، مجھے آپ کے جسم پر ایک علامت دیکھنی ہے۔تو انہوں نے پیٹھ پر سے کُرتا اتار دیا۔دیکھا کہ ان کی پیٹھ پر ایک درہم کے برابر سفید داغ ہے۔تو فرمایا کہ مجھے سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے اور آپ کو سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ سے دعا کرواؤں، لہٰذا میرے لئے اور حضرت علی کے لئے دعا کیجیے۔تو اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ))

یا اللہ! سارے مسلمانوں کو بخش دے اور رحمت نازل فرما۔

پھر ان حضرات نے فرمایا کہ حضرت! آپ نے تو سارے مسلمانوں کے لئے مانگا ہے، میرے لئے

خاص دعا کیجیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی دعا کرانا بھی جائز ہے اور سنتِ صحابہ ہے۔ اگر کسی سے آپ دعا کرائیں وہ کہے کہ سارے عالَم کے مسلمانوں پر رحم کردے تو آپ اس سے کہیے کہ آپ میرے لئے خاص دعا کیجیے، لہٰذا پھر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! عمر اور علی رضی اللہ عنہما پر فضل فرما۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں آپ کی خدمت کروں کیونکہ میں خلیفہ ہوں۔ فرمایا کہ مجھے آپ سے بہت اہم خدمت لینی ہے اگر آپ اسے قبول کرلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے آپ فرمائیں میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔

فرمایا کہ آئندہ سے آپ کسی سے بھی میرا یہ تذکرہ نہ کریں، مجھے بس مخفی رہنے دیجئے۔ بس مجھے آپ سے یہی کام لینا ہے۔ جب لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ یہ وہ شخص ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کہلایا اور حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ نے ان سے دعائیں کرائیں تو مخلوق میرا گھیراؤ ڈال دے گی اور مجھے عبادت بھی نہیں کرنے دے گی۔ تو سارے عاشقین کا ذوق یہ ہوتا ہے کہ جیسے وہ جلوت میں ہوتے ہیں ویسے ہی انہیں اللہ سے عبادت و مزہ لینے کے لئے تنہائی بھی چاہیے۔ جیسے خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تمنا ہے کہ اب ایسی جگہ کوئی کہیں ہوتی
اکیلے بیٹھے رہتے یاد ان کی دلنشیں ہوتی

☆☆☆☆☆☆

(مرکز الافتاء والارشاد، غرفۃ السالکین، گلستانِ جوہر کراچی)

فقہی مسائل اور اُن کا حل

محرم الحرام میں اظہارِ غم کرنا

سوال:

حضرت مفتی صاحب یہ عقیدہ رکھنا کہ محرم غم کا مہینے ہے اس مہینے میں کوئی نکاح نہ کرنا اور کسی بھی قسم کی خوشی والی تقریب اس عقیدے سے نہ کرنا کہ محرم میں کربلا میں شہادتیں ہوئی تھیں تو اس غم میں کسی بھی خوشی کی کوئی تقریب نہ کرنے کا اہتمام کرنا کیسا ہے؟ کیا ایسا عقیدہ ایمان کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچاتا۔

جواب:

واضح رہے کہ محرم الحرام کا مہینہ سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے، اس میں اظہارِ غم کرنا نہ قران سے ثابت ہے اور نہ احادیث سے، نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ محرم الحرام میں غم کا اظہار کرنا یہ روافض کا طریقہ ہے، جو کہ بدعت اور ناجائز ہے، اس میں روافض کے ساتھ تشبہ بھی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی قوم کی تشبہ اختیار کرے تو اُن ہی کے ساتھ ان کا حشر ہوگا۔

ایسا عقیدہ رکھنا نورِ ایمان کو بھی زائل کر دیتا ہے۔ نیز ہر نبی (علیہ السلام)، یا ہر صحابی (رضی اللہ عنہ) کی شہادت پر اظہارِ غم اگر کیا جائے تو پھر سال میں کوئی ایسا مہینہ نہیں رہے گا جس میں کوئی نبی یا صحابی شہید نہ ہوا ہو، اور اگر اس شہادت کا غم منانا جائے تو پھر کسی وقت بھی شادی یا خوشی کی تقریبات نہیں ہو سکیں گی، لہٰذا اس عقیدہ سے اجتناب لازم اور ضروری ہے۔

نیاز اور سبیل کے کھانے پینے کے بارے میں حکم

سوال:

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ہم نیاز کھاتے ہیں یا سبیل پیتے ہیں، یہ چیزیں ہمارے لیے ہم پر حرام تو نہیں ہیں۔

جواب:

① واضح رہے کہ اگر نذر و نیاز غیر اللہ کے نام پر کیا گیا ہو، تو اس کا کھانا حرام اور ناجائز ہے اور اگر غیر اللہ کے نام پر نہ کیا گیا ہو، تو اس کا کھانا فقراء کے لیے جائز ہے۔

نیز! آج کل نیاز کے نام سے جو رسمیں رائج ہے، قرآن و سنت اور شریعت مطہرہ میں ان کا کوئی ثبوت نہیں، ان بدعات کو ترک کرنا واجب ہے، کرنے والے گنہگار رہیں۔ اگر اس کا کھانے والا مقتداء ہو تو اس کے لیے کھانا جائز نہیں، اور عام لوگوں کے لیے اس کا کھانا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی شخص بھوک سے مجبور ہو، تو اس کے لیے کھانے کی گنجائش ہے۔

② سبیل کسی وقت کے ساتھ مخصوص کیے بغیر صحیح ہے، محرم کے مہینے میں سبیل لگانے کا شریعت میں ثبوت نہیں ہے اور خلافِ سنت ہونے کی وجہ سے اس کا چھوڑنا واجب ہے، اور ان کے کرنے والے گنہگار رہیں۔ اگر اس کا پینے والا مقتداء ہو تو اس کے لیے پینا جائز نہیں، اور عام لوگوں کے لیے اس کا پینا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی شخص پیاس سے مجبور ہو، تو اس کے لیے پینے کی گنجائش ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

☆

(طالبینِ حق کے منتخب اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات)

تربیتِ طالبینِ خدا

بیرونِ ملک میں مقیم ایک طالب کا خط

حال: آپ کے میسج کا جواب تاخیر سے دینے کے لئے دل سے معافی چاہتا ہوں، گرمیوں میں نیند اور وقت کا بہت زیادہ مجاہدہ ہوتا ہے، لیکن الحمدللہ پانچ وقت کی نماز اللہ پاک کے فضل اور آپ کی دعا سے پوری ہوتی ہیں۔

جواب: معافی کی کوئی بات نہیں! ماشاءاللہ! دل خوش اور مسرور ہوا، اللهم زد فزد و بارك فيه

حال: کام کے بعد تقریباً تین نمازیں مسجد میں ادا کرتا ہوں اللہ کے فضل سے، رات یہاں تین گھنٹے کی ہوتی ہے عشاء سے فارغ ہوتے رات کے بارہ ہوجاتے ہیں اور فجر ساڑھے چار پر ہے، نیند کی شدت کی وجہ سے قضاء ہوجاتی ہے مگر اللہ پاک قضاء کی توفیق دے دیتے ہیں۔

جواب: باقی ۲ نمازیں مسجد میں نہیں ہوتیں؟ توبہ کریں اور جب نماز نہ ہو ۱۰ رکعت توبہ کے نفل پڑھیں۔

حال: حضرت والا نے پوچھا تھا کہ یہاں جو عریانی ہے اس سے حفاظت ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ الحمدللہ آپ کی دعا اور توجہ سے حفاظت بھی ہے اور اس گندگی کی طرف دل مائل نہیں ہوتا۔

جواب: ماشاءاللہ! حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی ۹۲ صفحات پر مشتمل کتاب ''بدنظری و عشقِ مجازی کی مذمت پر مضامین عجیبہ'' منسلک ہے، اس کو پڑھئے پھر بتائیے کہ نظروں کی حفاظت ہے یا نہیں!

حال: لیکن حضرت ان ممالک میں عریانی سے بھی بڑا فتنہ غیبت اور نفاق کا ہے جس سے بچنا سب

سے بڑا امتحان عظیم ہے جس میں نا چاہتے کے باوجود بھی مکمل بچنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے خاص طور پر کام پر کیونکہ یہ گناہ اتنا عام ہے کہ کان محفوظ نہیں رہتے۔

جواب: توبہ کریں، اللہ تعالیٰ کو یہ جواب دے سکتے ہیں؟

حال: حضرت والا آپ کو خط میں دوسروں کی شکایتوں کی نیت بالکل نہیں تھی مگر صرف اطلاع کرنا تھی لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس کی طرح کی کوئی بات نہیں کروں گا جس سے تکلیف اور شکایت کا تاثر معلوم ہو، آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ اللہ پاک کی نعمتوں کا سوچوں اور گنوں! الحمدللہ اللہ پاک کی اتنی نعمتیں اور احسانات ہیں کہ پوری عمر سجدہ میں گزار دوں پھر بھی شکر ادا نہیں ہوگا۔

جواب: مجھے کوئی شکایت نہیں ہوئی، بار بار ایک ہی بات ہوتی ہے اس کا علاج توبہ بتایا اور صبر کی کتاب کا مطالعہ، اس پر عمل نہیں ہے۔

حال: دل سے عہد کرلیا ہے کہ جان چلی جائے گی مگر اب کسی سے کوئی شکایت نہیں کروں گا جو بھی حالات ہوں صرف صبر وشکر سے زندگی بسر کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ

جواب: کوئی نئی بات ہے تو شیخ کے سامنے دل ہلکا کر کے اپنے کو فارغ کردیں مولیٰ کے لئے۔

حال: مخلوق اور اسباب سے مکمل نظر ہٹانے کا عہد کرتا ہوں اور توبہ کے بعد نئی تقویٰ والی زندگی کا ارادہ کرر ہا ہوں۔

جواب:، ماشاء اللہ! صبر کی کتاب بھی پڑھیں۔

حال: اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں میں سے جو سب سے بڑی نعمت سمجھتا ہوں وہ اس فتنوں کے زمانے میں سچا کامل پیر ومرشد ہے الحمدللہ جو اللہ پاک نے بغیر استحقاق کے عطا کیا ہے الحمدللہ! ایک مرتبہ پھر دل وجان اللہ پاک اور پیر ومرشد سے معافی چاہتا ہوں اللہ پاک مجھے صراط مستقیم عطا فرمائے۔

جواب: معافی کی بات نہیں۔ احقر کو آپ کے خط سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

حال: ہمیشہ کی طرح آپ سے بہت خاص دعا کی درخواست ہے اور ہمیشہ آپ کی دعا کا محتاج رہتا ہوں۔

جواب: بال بال آپ کے لئے دعا گو ہے، دل وجان سے دعا کرتا ہوں۔

☆☆☆☆

☆☆

ادارہ

خانقاہ غُرفۃُ السَّالکین کراچی کے شب و روز

دینی واصلاحی سفر اسکردو، خپلو، گلگت

محبوب مرشد عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم یکم جون ۲۰۲۴ء کی صبح مع احباب کرام دینی واصلاحی سفر KPK کے شہر اسکردو، خپلو، گلگت روانہ ہوئے، کچھ مزید شہروں میں بیانات کی ترتیب تھی لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے سفر مختصر ہوا، بروز جمعرات ۶ جون کو بعافیت واپسی ہوئی، اللہ پاک نے اپنے کرم سے محبوب مرشد سے خوب دردِ دل کے ساتھ عظیم الشان بیانات کروائے، علماء کرام، طلبہ کرام، عوام الناس کی بڑی تعداد بیانات ومجالس سے مستفید ہوئی۔ جن موضوعات پر بیانات ہوئے وہ درج ذیل ہیں:

☆ کسی کو حقیر نہ سمجھیں ☆ کسی کی امید نہ توڑیں ☆ بری دوستی کے نقصانات ☆ اسمارٹ فون کی تباہ کاریاں ☆ والدین کے حقوق ☆ جذب، توبہ، معافی پر درد بھرے واقعات ☆ کون سا مال واولاد کام نہ آئے گی ☆ میاں بیوی کے حقوق ☆ بیٹیوں کے فضائل ☆ شرعی پردہ کی اہمیت ☆ صحبتِ اہل اللہ کی ضرورت ☆ معصوم بچوں کے انتقال پر صبر کے انعامات ☆ اصلاحِ اخلاق ☆ حقوق شیخ پر اہم نصائح ☆ مدارس دینیہ کی اہمیت ☆ طلبہ کرام کو اہم نصائح، علم دین دنیا کے لئے حاصل نہ کریں ☆ برکت والا طالب علم کون ہے؟ علمائے ربانین بننے کا طریقہ ☆ علم نبوت کے ساتھ نورِ نبوت کی بھی فکر کریں ☆ یتیموں کے حقوق ☆ جعلی عاملین کا فتنہ ☆ غصہ کا علاج ☆ تربیتِ اولاد ☆ عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سفر گلگت کے بارے میں ایک عالمِ دین کے تاثرات

گلگت کے ایک عالم دین مولانا عرفان ولی صاحب ایک بیان میں حاضر ہوئے انہوں نے

فہرست پر جائیے

اپنے گہرے تاثرات کا اظہار فرمایا اور اس سلسلے میں ایک مضمون بھی ارسال کیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

’’آج سے تقریباً بیس سال قبل کی بات ہے، جامعہ فاروقیہ میں زمانہ طالب علمی میں جب بیعت وسلوک کا تذکرہ سنتے ،تو دل میں انجانا سا شوق ابھرتا اور ایسی ہستی کی تلاش رہتی جو تزکیہ نفس جانتا ہو جو روح کی کثافتوں کو صاف کرنے کا ہنر جانتا ہو، ہمارے شیخ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ خود صاحبِ نسبت بزرگ تھے مگر حضرت کی شخصیت کا رعب اس قدر تھا کہ ان کے سامنے جانے سے طلباء ہچکچاتے تھے لیکن میرے دل کو یہ داعیۂ اصلاح ہمیشہ بے چین کیئے رکھتا،کسی عزیز کے ہمراہ ایک بار خانقاہ گلشن اقبال جانا ہوا جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے ہم خانقاہ پہنچے جمعہ کا بیان شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عنوان’’جنت کے راستے‘‘تھا،بیان کے دوران حضرت مخصوص لہجے میں شعر پڑھتے۔

نقش قدم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہیں جنت کے راستے

اللہ جل جلالہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

اس دن بے اختیار آنکھیں نم ہوئیں، انتہائی سادہ لہجہ جو سیدھا دل میں اتر جاتا پھر کئی بار جمعہ اِدھر پڑھنے کا اتفاق ہوا،حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات سے الحمدللہ بہت فائدہ ہوا‘‘ پھر درس سے فراغت کے بعد بس گھر کے ہو کر رہ گئے یوں تو امامت خطابت سے وابستگی الحمدللہ پچھلے چودہ پندرہ برس سے رہی اور تا حال جاری ہے مگر اکثر یوں لگتا ہے کہ صلحاء کی صحبت سے دوری نے دل کی دنیا ویران کر دی ہے،کوشش ہوتی ہے کہ روحانی واصلاحی مجالس میں شرکت کی جائے مگر مختلف مجبوریاں آڑے آتی ہیں مگر اللہ پاک بھلا کرے حضرت امیر اہلسنت استاد محترم مولانا قاضی نثار احمد صاحب حفظہ اللہ کا، جو وقتاً فوقتاً مختلف مواقع پر ملک بھر سے اکابرین کو یہاں بلواتے ہیں، اکثر علماء سے ملاقات جامعہ نصرت الاسلام کے سالانہ جلسہ ختم بخاری میں ہو جاتی ہے۔ گزشتہ ہفتے استاد محترم سے ملاقات کے لئے جامعہ جانا ہوا تب پتہ چلا کہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت فیروز عبد اللہ میمن صاحب اسکردو و گلگت تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت سے غائبانہ تعارف تو تھا پھر استاد محترم حضرت مولانا قاضی نثار صاحب نے بتایا کہ حضرت والا کا قیام گلگت شہر میں تین دن رہے گا،تب استاد محترم کے مشورے سے مختلف جگہ حضرت کے اصلاحی بیانات رکھے گئے، میں نے اصرار کیا کہ ایک بیان جٹیال میں رکھا جائے۔

الحمدللہ! مورخہ ۴ جون ۲۰۲۴ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی پبلک چوک جٹیال میں

حضرت کا بیان طے ہوا اور حضرت والا طے شدہ وقت پر نماز مغرب کے قریب تشریف لائے، نماز کے بعد حضرت کا بیان شروع ہوا، سب سے پہلے حضرت نے اپنا مختصر تعارف خود کروایا، جس سے ایک رسم کا خاتمہ ہوا کیونکہ اکثر مجالس میں میزبان حضرات لمبے لمبے القابات سے علماء کا تعارف کرواتے ہوئے بہت وقت لیتے ہیں اور یوں مقرر کا وقت کم رہ جاتا ہے، حضرت جی نے سادہ لہجے میں بہت عاجزی کے ساتھ اپنا تعارف کروایا کہ:

’’میں شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا غلام اور ان کے قدموں کی خاک ہوں‘‘

اس عاجزی نے مزید دل مٹھی میں لے لیا، سبحان اللہ! مجھے حضرت کی دائیں جانب بیٹھنے کا موقع ملا تھا، تقریباً ۵۵ منٹ کے بیان میں حضرت نے قلب سلیم، مال نافع، اسمارٹ فون کی تباہ کاریوں پہ مدلل و مفصل بیان فرمایا، انتہائی سادہ الفاظ تھے یوں لگ رہا تھا کہ روح کی کثافتیں ڈھل رہی ہوں، علامہ جلال الدین رومیؒ کا شعر جو کئی برس سے زبان زد عام ہے آج اس کا صحیح مفہوم سمجھ میں آنے لگا تھا کہ اللہ والوں کی ایک لمحہ کی صحبت سو سال کی اخلاص والی عبادت سے افضل ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

وہ سفید ریش درویش بولے جا رہا تھا، تصنع و بناوٹ سے پاک، قرآنی آیات و احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزین گفتگو، دل میں اثر کرتی دکھائی دے رہی تھی، کہا جاتا ہے کہ توبہ روح کا غسل ہے، حضرت کے بیان کے دوران سامعین میں سے اکثر کی آنکھیں نم دیکھیں، آنسوؤں کا سیلاب بہتا دکھائی دے رہا ہے، قلب سلیم کی اقسام گنواتے ہوئے وہ بوڑھا درویش کئی بار رو پڑا، پورا مجمع انتہائی انہماک سے حضرت والا کا بیان سن رہا تھا، بیان کے بعد نماز عشاء پڑھی، نماز کے بعد حضرت استاد محترم مولانا قاضی نثار صاحب حفظہ اللہ نے حضرت سے میرا تعارف کروایا۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت والا نے معانقہ کیا پھر کافی دیر دعائیں دی، پھر حضرت سے مصافحہ کے لئے لوگوں کا تانتا بندھ گیا، علماء و عوام الناس کا جم غفیر حضرت سے ملاقات کے لئے بے چین تھا، حضرت نے شفقت فرماتے ہوئے باوجود پیرانہ سالی کے کھڑے ہو کر مصافحہ و معانقہ فرمایا، پھر کچھ احباب نے بیعت کی خواہش ظاہر کی، ان میں بندہ بھی شامل تھا، بیعت کے بعد کچھ نصائح فرمائے، پھر دعا کی، اس کے بعد حضرت اپنی قیام گاہ روانہ ہوئے،

آج جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں، حضرت اسکردو واپس روانہ ہوئے، اللہ پاک حضرت والا کے علم، عمر میں برکتیں عطا فرمائے، اس پرفتن دور میں ایسی متبع سنت شخصیات کا وجود سعود غنیمت ہے، انہی کے دم پہ کائنات کا نظام قائم و دائم ہے، اللہ پاک حضرت والا کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، بس کل سے کلام شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار میری زبان پر جاری و ساری ہیں، باقی رہے نام اللہ کا۔

گِلے خوشبوئے دَر حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مُشکی یا عبیری
کہ از بُوئے دِل آویز تو مستم
بگفتا من گِلے نا چیز بودم
ولیکن مدتے با گُل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ ایں ہماں خاکم کہ ہستم

ترجمہ: ایک دن حمام میں ایک محبوب کے ہاتھ سے ایک خوشبودار مٹی میرے ہاتھ میں آئی، میں نے اس سے پوچھا کہ تُو مُشک ہے یا عبیر ہے کیونکہ میں تیری دلکش خوشبو سے مست ہو گیا ہوں، اس نے کہا میں ایک ناچیز مٹی تھی لیکن ایک زمانے تک میں پھول کے ساتھ رہی، محبوب کا حُسن مجھ پر اثر انداز ہوا، ورنہ میں تو بس وہی خاک تھی یعنی کچھ نہ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆

☆

ادارۂ تالیفات اختریہ

جدید مطبوعات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی کتابیں مفت حاصل کرنے کے لئے 0334-3217128 پر اپنا مکمل پتا میسج کریں

Ghurfa

www.HazratFerozMemon.org